السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کا خاوند فوت ہوچکا ہے، اس عورت کی ایک جوان بیٹی بھی ہے، ان کا ذریعہ آمدنی کچھ بھی نہیں ہے، لڑکی کی ماں بیمار ہے، اگر لڑکی کام کاج کے سلسلے میں گھر سے باہر نکلتی ہے تو لوگ اس کی عزت پر ہاتھ ڈالتے ہیں، کوئی شادی کے لئے بھی تیار نہیں ہے، سوال یہ ہے کہ وہ گھر کو کس طرح چلائے؟ آیا اپنے آپ کو ان درندوں کے حوالے کردے، بھوکی مرجائے، خودکشی کر ے، مانگنا شروع کردے، ماں کا گلا دبا دے، وہ کیا کرے؟ ایسے ملک میں جہاں اسلامی قوانین بھی لاگو نہیں ہیں، ایسی صورت میں وہ کس کے پاس جائے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرطِ صحت سوال، اس کے محلے والے اور ارد گرد کے لوگوں پر یہ لازم ہے کہ اس عورتکی، زکوٰۃ وصدقات وغیرہ سے بھرپور امداد کریں۔ اگر وہ نہیں کریں گے تو سارے لوگ گناہ گار ہوں گے۔ رہا برائی کرنا، جان بوجھ کر بھوکا مر جانا، خودکشی کرنا، ماں کا گلا دبا دینا وغیرہ تو یہ سارے کام حرام ہیں۔ گلی کوچوں میں مانگنا بھی انتہائی مذموم وناجائز ہے۔ محلہ کے لوگوں کو چاہئے کہ سب سے پہلے اس نوجوان لڑکی کا نکاح کسی صحیح العقیدہ آدمی سے کردیں تاکہ فتنہ کا دروازہ ہی بند ہوجائے۔ ہمارے معاشرے کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ اکثر لوگ مستحقین تک زکوٰۃ وصدقات نہیں پہنچاتے۔ صرف ان لوگوں کی مدد کرتے ہیں جو انھیں ووٹ دیں یا خان، ملک، چوہدری وغیرہ کہیں۔ ذاتی مفاد کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور بعض ایسے بدنصیب بھی ہوتے ہیں جن کا سارا مال مختلف جماعتیں اور پارٹیاں لے جاتی ہیں اور بہانہ یہ ہوتا ہے کہ ہم دین اسلام کی خدمت کررہے ہیں۔ حالانکہ حکم یہ ہے کہ «ابدا بمن تعول» اس شخص سے شروع کرو جس کا نان ونفقہ تمہارے ذمہ ہے۔ (صحیح بخاری: ۱۴۲۷، صحیح مسلم: ۱۰۳۴

اگر مخیر حضرات ان جماعتوں اور پارٹیوں کے جال سے نکل کر صحیح العقیدہ اور مستحق اشخاص تک زکوٰۃ وصدقات وغیرہ پہنچائیں تو ان شاء اللہ کوئی غریب، غریب نہیں رہے گا۔ ضرورت یہ ہے کہ ائمہ مساجد وخطباء حضرات لوگوں کی صحیح تربیت کریں۔ انھیں انفاق مال کا صحیح طریقہ بتائیں نہ کہ وہ اپنی جھولیاں بھرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔!

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص243

محدث فتویٰ